خلافت لائبریری ربوہ

بدھ
۸۔ فروری ۱۹۹۵ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۳۳ بدھ ۷۔ رمضان ۱۴۱۵ھ ۸۔ تبلیغ ۱۳۷۴ ہش ۸۔ فروری ۱۹۹۵ء

خدا کی طرف وفا کے ساتھ جھکنے والے ہرگز ضائع نہیں کئے جاتے

درحقیقت وہ خدا بڑا زبردست اور قوی ہے جس کی طرف محبت اور وفا کے ساتھ جھکنے والے ہرگز ضائع نہیں کئے جاتے۔ دشمن کہتا ہے کہ میں اپنے منصوبوں سے ان کو ہلاک کردوں اور بداندیش ارادہ کرتا ہے کہ ان کو کچل ڈالوں مگر خدا کہتا ہے کہ اے نادان کیا تو میرے ساتھ لڑے گا اور میرے عزیز کو ذلیل کرسکے گا؟

درحقیقت زمین پر کچھ نہیں ہو سکتا مگر وہی جو آسمان پر پہلے ہو چکا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ایمان کے بعد ضروری ہے کہ انسان دکھ اٹھاوے بغیر اس کے ایمان کا کچھ مزا ہی نہیں ملتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کو کیا کیا مشکلات پیش آئیں اور انہوں نے کیا کیا دکھ اٹھائے۔ آخر ان کے صبر پر اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑے بڑے مدارج اور مراتب عالیہ عطا کئے انسان جلد بازی کرتا ہے اور ابتلا آتا ہے تو اس کو دیکھ کر گھبرا جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہ دنیا ہی رہتی ہے اور نہ دین ہی رہتا ہے مگر جو صبر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہوتا ہے اور ان پر انعام و اکرام کرتا ہے۔ اس لئے کسی ابتلا پر گھبرانا نہیں چاہئے ابتلا (صاحب ایمان) کو اللہ تعالیٰ کے اور بھی قریب کر دیتا ہے اور اس کی وفاداری کو مستحکم بناتا ہے لیکن کچے اور غدار کو الگ کر دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۴۰۱)

اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو حقیقی عرفان عطا کرے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

خدا تعالیٰ کی صفات پر جب ہم غور کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

ہماری روحانی بھلائی کے لئے ایک اور صفت کا پہچاننا بھی ضروری تھا اب میں اس کو لیتا ہوں۔ میں نے کہا تھا کہ میں مختصراً یہ مضمون بیان کروں گا کیونکہ خدا تعالیٰ کی غیر محدود صفات کے متعلق تو غیر محدود بیان چاہئے۔ نہ آپ کی عمر غیر محدود کہ سن سکیں نہ میری یا کسی اور کی عمر اتنی لمبی کہ وہ سناتا چلا جائے۔ خدا تعالیٰ کے جلوے تو غیر محدود ہیں وہ بڑی شان والا ہے۔ وہ صفت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ مالک ہے۔ ہر چیز کا مالک اللہ ہے۔ وہ ہمارے جسموں کا بھی مالک ہے وہ ہماری جان کا بھی مالک ہے وہ ہماری قوتوں اور صلاحیتوں کا بھی مالک ہے۔ وہ ہماری اولاد کا بھی مالک ہے۔ ہمارے پاس جو دولت ہے پیسے اور دوسرے اموال وغیرہ ہیں ان کا بھی مالک ہے۔ اصل مالک۔ حقیقی مالک وہی ہے اور ہمارا کچھ نہیں۔ خدا تعالیٰ کی مالک ہونے کی صفت سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ہمارا کچھ نہیں اور چونکہ خدا تعالیٰ مالک ہے اس لئے انسان کو یہ جاننا چاہئے کہ اس کے مقابل پر تمام حقوق سلب ہو جاتے ہیں مالک جو ہوا' تو اس کے مقابل پر حق کیا۔ یعنی خدا تعالیٰ کو آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ میرا لڑکا تھا تو نے کیوں چھین لیا یا میرا روپیہ تھا تو نے کیوں ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ وہ ضائع ہو جائے یا میرا جسم تھا اس کو مفلوج کیوں کر دیا۔ کچھ بھی میرا نہیں سب اسی کا ہے۔ یہ ہے مالک ہونے کے معنی۔ اس صفت کے متعلق حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کا ایک حوالہ پڑھ کر آج کے خطبہ کو میں ختم کروں گا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

انسان نے جو اپنے مالک حقیقی کے مقابل پر اپنا نام بندہ رکھا یا اور (ہم اللہ کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں) کا اقرار کیا۔ یعنی ہمارا مال' جان۔ بدن۔ اولاد سب خدا کی ملکیت ہے تو اس اقرار کے بعد اس کا کوئی حق نہ رہا جس کا وہ خدا سے مطالبہ کرے۔ اسی وجہ سے وہ لوگ جو درحقیقت عارف ہیں باوجود صدہا مجاہدات اور عبادات اور خیرات کے

باقی صفحہ ۷ پر

بیعت کی حقیقت سے پوری واقفیت حاصل کرنی چاہئے اور اس پر کاربند ہونا چاہئے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اسیران راہ مولا کیلئے خصوصی دعا کی درخواست

○ رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں میانوالی اور کوئٹہ کے اسیران راہ مولا کی جلد رہائی کے لئے احباب جماعت سے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

(ناظر امور عامہ)

درخواست دعا

○ مکرم میاں غلام احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع گوجرانوالہ اسلام آباد کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں کمزوری بہت ہے ان کی شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم بریگیڈیر سید ممتاز احمد صاحب بیمار ہیں اور نیول ہسپتال "شفاء" کراچی کے آفیسرز وارڈ میں داخل ہیں۔ ٹمپریچر تو نارمل ہو گیا ہے لیکن ابھی کمزوری بہت ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفا عطا فرمائے۔

تقریب شادی

○ مکرم خالد محمود صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم محمد لیئق صاحب آف گلشن راوی لاہور کا نکاح ہمراہ مکرمہ ساجدہ صبیحہ بنت مکرم عبد الستار خادم آف کرشن نگر لاہور بعوض بیس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۹۵ء مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پڑھا۔ بعد ازاں اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اگلے روز مورخہ ۱۳۔ جنوری ۱۹۹۵ء کو چوبرجی کوارٹرز میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا بعد از طعام مکرم مولانا محمد اسماعیل صاحب منیر نے دعا کروائی۔

عزیزہ ساجدہ صبیحہ صاحبہ مکرم ڈاکٹر عبد الوحید صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کی چھوٹی ہمشیرہ ہیں۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے ہر جہت سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۸- تبلیغ ۱۳۷۴ ھش   ۸- فروری ۱۹۹۵ء

چندے اور ہماری بقا

بعض دوست اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ آج کل جماعت میں فلاں کام تو نہیں ہو رہا پھر اس کے لئے چندہ مانگنے کی کیا ضرورت ہے۔ بظاہر یہ بات وزنی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اگر چندہ کی روح کو سمجھنے کی کوشش کی جائے تو یہ بات بے معنی ہو کر رہ جاتی ہے اس میں کچھ شک نہیں کہ چندہ دیا اس لئے جاتا ہے کہ کوئی کام اس سے کیا جائے گا۔ لیکن کیا چندے کی یہی ایک غرض ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ چندہ ایک قربانی ہے۔ جس کا جماعت کی طرف سے مطالبہ کیا جاتا ہے۔ اور جس کے بغیر انفرادی اور اجتماعی زندگی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ اسی بات کو سمجھانے کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کیلئے) فرماتے ہیں :-

"اگر تم اپنی اولاد کو مالی قربانی سے روکو گے اس خیال سے کہ وہ غریب نہ ہو جائیں۔ تمہاری مجموعی دولت میں کمی نہ آجائے تو یاد رکھو تم اپنے ہاتھ سے اپنی اولاد کو قتل کرنے والے ہو گے۔ پس میں خوب کھول کر جماعت کو یہ باتیں سمجھاتا ہوں کہ حقیقت میں جماعت کو ان معنوں میں ضرورت نہیں ہے کہ فلاں چندہ نہ آیا تو یہ ضرورت پوری نہیں ہو گی۔ فلاں چندہ نہ آیا تو یہ ضرورت پوری نہیں ہو گی مگر جماعت کو اس پہلو سے یاد دہانی کی شدید ضرورت ہے کہ ہمیشہ جماعت میں ایک ایسا طبقہ ہو گا جسے قربانی کا فلسفہ سمجھ نہیں آتا۔ یا قربانی کرتا ہے تو اس میں لذت محسوس نہیں کرتا۔ اور نہیں جانتا کہ مالی قربانی کے بغیر اسے کتنے خطرات ہیں۔ کیسے کیسے نقصانات پہنچ سکتے ہیں۔ اس کے دین اس کے اعمال کے ضائع ہونے کا بھی خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ پس ایسے طبقے کو بچانے کے لئے ضروری ہے کہ بار بار نصیحت کی جائے اور یاد دہانی کرائی جائے۔ جماعت کی مجموعی زندگی بھی مالی قربانی کو دوام بخشنے سے وابستہ ہے۔ لیکن مالی قربانی کو دوام اس طرح بخشنا ضروری ہے کہ اس کے لطیف پہلوؤں پر نظر رہے۔ اور مالی قربانی کے نتیجہ میں انسان زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکے۔ یہ تجارت تو ہے مگر اور قسم کی تجارت ہے۔ یہ ایسی تجارت ہے جیسے میں نے بیان کیا کہ تحفہ پیش کرتے وقت ہی انسان کچھ حاصل کرتا ہے۔ سوئے ہوئے بچے کو تو ماں بھی کچھ نہیں دیتی۔ یہی چاہے گی کہ بچہ دیکھ رہا ہو کہ میں اسے کیا دے رہی ہوں۔ تو پھر دیتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے دینا تو ہے ہی۔ میں اس سے فائدہ کیوں نہ اٹھاؤں۔ اس سے پیار کے جذبات کیوں نہ لے لوں۔ پس مالی قربانی کی روح یہ ہونی چاہئے اور یہ ہے اس کا لطیف پہلو جس پر ہمیشہ جماعت کی نظر رہنی چاہئے"۔

گویا کہ چندہ دینے کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم اپنے دین کو۔ اپنے اعمال کو ضائع ہونے سے بچائیں اور اپنے دل میں یہ جذبہ بیدار رکھیں کہ جماعت کی مجموعی اور انفرادی زندگی مالی قربانی کو دوام بخشنے سے وابستہ ہے۔ یہ بات کہ کوئی کام نہیں ہو رہا۔ یہ دیکھنا ہمارا کام نہیں ہے۔ آخر جو چندے جماعت سے مانگے جاتے ہیں وہ کسی ایسے فرد کے کہنے پر نہیں لئے جاتے جسے یہ بات کہنے کا حق حاصل نہ ہو کہ چندے کی ضرورت ہے۔

راحتِ جسم و جاں کا وقت آیا
ہر گنہ سے اماں کا وقت آیا
اس سے منسوب ہے ہر اِک نیکی
دیں کی شرح و بیاں کا وقت آیا

ابوالاقبال

بہار

پھر کانوں میں سحر آگیں آوازِ ہزار آئی   پھر بادِ نسیم آئی پھر بوئے تتار آئی
پھر موسمِ گل آیا پھر فصلِ بہار آئی

پھر بادۂ احمر سے سرشار ہوئی مٹی   زرخیز و زر افروز و زربار ہوئی مٹی
الماس کے ریزوں کا انبار ہوئی مٹی

اٹھتا ہے ترنم سا اک سینۂ پستی سے   اٹھتا ہے تبسم سا غنچۂ ہستی سے
جو ہستی کی ہر شے پر چھا جاتا ہے مستی سے

پھر قافلہ نکہت کا ہر سمت روانہ ہے   کلیوں کی مہک گویا خاموش ترانہ ہے
اک جنّتِ رؤیا ہے فردوس فسانہ ہے

پھر سبزے کی پتّی پر شبنم نے جڑے گوہر   اثمار نہیں ہیں یہ شاخوں سے جھڑے گوہر
مٹی سے گلستان کی یا پھوٹ پڑے گوہر

روشن کئے شاخوں پر پھولوں سے چراغ اپنے   اور لالے کی کلیوں نے روشن کئے داغ اپنے
گلزار کے بادہ کش بھرتے ہیں ایاغ اپنے

ہیں صبح کے نظارے معکوس دوپہروں میں   تاروں کی چمک آکر بننے لگی نہروں میں
پھر نہروں میں اٹھتا ہے اک نشہ سا لہروں میں

کرنیں ہیں کہ سونے کے بادل کی پھواریں ہیں   پھیلی ہوئی عالم پر طنبور کی تاریں ہیں
طنبور کی تاریں ہیں یا نغموں کی دھاریں ہیں

ہے کتنی دلآویزی قدرت کی ترنگوں میں   دوشیزۂ دہقاں بھی ڈوبی ہے امنگوں میں
پکھراج دمکتا ہے کہسار کے سنگوں میں

روشن دین تنویر

رپورٹ زیارت مرکز
واقفین نو لاہور

○ لاہور کے ۷ حلقہ جات۔ فیصل ٹاؤن، گارڈن ٹاؤن، کوٹ لکھپت، جنرل ہسپتال، وفاقی کالونی، گلبرگ، کینال پارک، ۸۲ افراد پر مشتمل وفد جس میں ۳۲ واقفین نو بچے، بچیاں شامل تھیں محترم محمد انور صاحب واہلہ کی قیادت میں زیارت مرکز کے لئے آیا۔

وفد نے بہشتی مقبرہ، بیت مبارک، قصر امامت، دفتر وکالت وقف نو، بیت اقصیٰ اور نمائش کی زیارت کی۔

بچوں کے والدین سے ناظر صاحب اصلاح و ارشاد مرکزیہ مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے خطاب کیا اور بچوں کی تربیت کے متعلق نصائح کیں۔

محترمہ آپا طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ نے ماؤں اور بچوں سے خطاب کیا اور بچوں میں ریفریشمنٹ بھی تقسیم کی۔

وفد مورخہ ۹۵-۱-۲۸ کو ایک دن قیام کے بعد سہ پہر ۰۰-۳ بجے لاہور کے لئے روانہ ہو گیا۔ الوداعی دعا محترم افتخار احمد صاحب مربی سلسلہ نے کرائی۔

امداد برائے مستحق طلباء

○ شعبہ امداد طلباء مستحق طلباء کی امداد کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں مشروط بآمد کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعے پورے کئے جاتے ہیں۔

شعبہ امداد طلباء مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو رمضان کے ان مبارک ایام میں اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

عطیات اور صدقات کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ یا صدقہ برائے امداد طلباء ہے۔ براہ راست بنام نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلباء بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(نگران امداد طلباء)

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

علمی مسائل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرماتا ہے۔ وہ لوگ جو اپنے مال اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے اور اپنے آپ کو مضبوط کرنے کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک باغ ہو اور وہ اونچی جگہ پر ہو۔ اس جگہ ربوہ کا لفظ اس لئے استعمال فرمایا کہ اونچی جگہ ہمیشہ سیلاب سے محفوظ رہتی ہے۔ جب بارش ہوتی ہے تو نشیب زمین پر پانی ٹھہر جاتا ہے جس سے کھیتوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ مگر اونچی جگہ محفوظ رہتی ہے۔ ایسی جگہ پر تیز بارش ہو تو کھیتی بہت پھل دیتی ہے۔ لیکن اگر زیادہ بارش نہ ہو تب بھی تھوڑی بارش سے ہی پھل پیدا ہو جاتا ہے۔ اور وہی اس کے لئے کافی ہو جاتی ہے۔ اس تمثیل میں بتایا کہ سچے صاحب ایمان کا دل ایک باغ کی طرح ہوتا ہے۔ جس میں نیک اعمال کے ہرے بھرے پودے کھڑے ہوتے ہیں۔ جب وہ صدقہ وخیرات کرتا ہے تو خواہ وہ صدقہ بارش کی طرح نہ ہو بلکہ معمولی شبنم کی طرح ہو۔ تب بھی وہ اس نیکی کے بابرکت نتائج حاصل کر لیتا ہے۔ چونکہ اس قسم کے صدقات دینے والوں میں اکثر غرباء ہوتے ہیں۔ ان کو خیال ہو سکتا تھا کہ ہمارے صدقے وابل کہاں کہلا سکتے ہیں۔ اس لئے فرمایا وابل نہیں تو طل بھی اس کھیتی کو بڑھا دے گی۔ گویا امیر آدمی کے صدقے کو وابل اور غریب آدمی کے صدقے کو طل قرار دیا ہے۔ مگر چونکہ ان کے دل میں اخلاص اور تقویٰ ہوتا ہے اس لئے فرمایا کہ وہ جو کچھ خرچ کریں گے اس سے بھی ان کی کشت عمل خوب ہری بھری ہو جائے گی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی جزا دل کے اخلاص پر مبنی ہوتی ہے نہ کہ مال کی مقدار اور کمیت پر۔ صحابہ کرامؓ میں دونوں قسم کے لوگ موجود تھے۔ ایک غربت کی وجہ سے تھوڑا خرچ کرنے والے اور دوسرے بہت خرچ کرنے والے۔ جو لوگ تھوڑا خرچ کرنے والے تھے۔ وہ کہہ سکتے تھے کہ ہماری قربانیاں تو وابل نہیں کہلا سکتیں اس لئے ان کی خاطر فرمایا کہ طل ہی سہی۔ وہ تمہیں وابل جیسا فائدہ ہی دیں گی۔ (—) میں اس طرح اشارہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عمل کی اصل حقیقت دیکھتا ہے اس کی ظاہری شکل نہیں دیکھتا۔ اس لئے تھوڑا دینے والا گو دوسرے کے مقابلہ میں کم دیتا ہے مگر چونکہ اس کے پاس جو کچھ ہوتا ہے وہ دے دیتا ہے اس لئے اس کو طل ہی سے وابل والا فائدہ پہنچ جاتا ہے۔

یہ امر بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے انفاق فی سبیل اللہ کی دو اغراض بیان فرمائی ہیں۔ اول ابتغاء مرضات اللہ دوئم اپنے آپ کو مضبوط بنانا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا حصول اور قوم کی مضبوطی۔ کیونکہ صدقات کے نتیجہ میں غرباء کو ترقی کے مواقع میسر آجاتے ہیں۔ اور وہ بھی اپنی قوم کا ایک مفید جزو بن جاتے ہیں۔ جس قوم کے افراد گرے ہوئے ہوں وہ قوم بھی یقینی طور پر مضبوط نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ گرے ہوئے افراد اس کے لئے بوجھ بن جاتے ہیں۔ اور وہ ترقی کی طرف اپنا قدم بڑھانے سے قاصر رہتی ہے اسی لئے یورپین قومیں جن کا خدا تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں وہ بھی محض اس لئے صدقہ وخیرات کرتی رہتی ہیں کہ قوم کے غرباء کی ترقی سے قوم بڑھتی اور ترقی کرتی ہے۔ غرض صدقہ کی دین حق نے دو اغراض بتائی ہیں۔ اول اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا حصول جو سب سے بڑی اور حقیقی غرض ہے دوئم قوم کی مضبوطی کیونکہ غرباء کی مدد درحقیقت اپنی مدد ہوتی ہے۔ دوسرے معنے اس کے یہ بھی ہیں کہ جب صاحب ایمان کمزور اور بے سہارا لوگوں کی امداد کے لئے اپنے اموال خرچ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بھی ان کی مدد کرتا ہے اور ان کی ترقی اور مضبوطی کے سامان پیدا کرتا ہے۔ اسی نکتے کی طرف رسول کریم ﷺ کی یہ حدیث اشارہ کرتی ہے کہ جو شخص اپنے (صاحب ایمان) بھائی کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کے مشکل اوقات میں اس کی تائید فرماتا ہے۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

لجنہ کالم

دوسرا نقص بچوں کی تربیت میں میں نے دیکھا ہے اس وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ کہ ماں باپ غریب ہوتے ہیں یا امیر ان دونوں صورتوں میں بچوں میں دو نقص پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو میں آگے بیان کروں گا۔ غریبوں کے اندر غربت کی وجہ سے بعض نقائص پیدا ہو جاتے ہیں اور امیروں کی اولاد میں آسودگی اور وسعت مال کی وجہ سے بعض نقائص پیدا ہو جاتے ہیں۔ بعض امیروں کو میں نے دیکھا ہے، بچوں کو اتنا جیب خرچ دے دیتے ہیں جس سے ان کی عادات اور اخلاق بگڑ جاتے ہیں اور ان میں آوارگی پیدا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ بچے کی وقتی ضرورت سے زیادہ جیب خرچ کا اس کے پاس جمع ہونا تمام بد صحبتوں اور بد اخلاقیوں کا منبع ہے۔ کیونکہ وہ بچے جن کے اخلاق خراب ہو چکے ہوتے ہیں۔ جب ان کے ہاتھ میں اپنا کوئی پیسہ نہیں ہوتا جن سے وہ اپنی آوارگی کی عادات کو پورا کر سکیں تو وہ پھر امیر لڑکوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ اور ان سے تعلق پیدا کر کے جہاں وہ اپنی بد عادات کو ان کے پیسوں کے ذریعے پورا کرتے ہیں وہاں ان امیر لڑکوں کے اخلاق اور عادات کو بھی بگاڑ دیتے ہیں۔ اس سے میرا یہ مطلب نہیں کہ بچہ کے ہاتھ میں بالکل پیسہ دیا ہی نہ جائے۔ کیونکہ بچوں کو ان کی ضرورت کے مطابق دینا بھی ضروری ہے۔ تاکہ اس سے اس کے اندر خرید و فروخت کا ملکہ پیدا ہو۔ لیکن اتنا خرچ ان کو نہیں دینا چاہئے جسے وہ اپنے پاس جمع رکھ سکیں۔ کیونکہ ایسی حالت میں شریر اور آوارہ لڑکے ان کے پاس جمع ہو کر ان کے اخلاق کو خراب کر دیتے اور ان کو بھی آوارہ بنا دیتے ہیں۔ کیونکہ غریب لڑکوں کے گرد جمع ہو کر ان کو کچھ حاصل نہیں ہو سکتا اس لئے جن لڑکوں کو بری عادتیں پڑ جاتی ہیں وہ امیر لڑکوں کو تاڑتے رہتے ہیں۔ اور آوارہ گرد لڑکے اپنی بد عادات کے پورا کرنے کے لئے امیروں کے لڑکوں کی تلاش میں لگے رہتے ہیں۔

مجھے نہایت سخت حیرت ہوئی۔ اپنے ایک معزز دوست پر کہ وہ اپنے بچے کو پچاس روپے ماہوار صرف جیب خرچ دیتے تھے اور ابھی کہتے تھے میں نے اس کا جیب خرچ آگے سے کم کر دیا ہے۔ میں اس لئے اسے اتنا جیب خرچ دیتا ہوں کہ تا قادیان میں اس کا دل لگا رہے۔ وہ ایک مخلص شخص ہیں۔ اور ان کا لڑکا بھی گو ابھی بچہ ہے لیکن جہاں تک میں سمجھتا ہوں مخلص ہے۔ مگر یہ طریق بچے کے اخلاق کو سخت بگاڑنے والا ہے۔ بچے کو اس کا جیب خرچ روزانہ اتنا دینا چاہئے جس سے اس کی اس وقت کی ضرورت پوری ہو جائے۔ پھر ماں باپ کو یہ بھی دیکھ لینا چاہئے کہ جس ضرورت کے لئے اس نے پیسے لئے ہیں اس پر اس نے خرچ بھی کئے ہیں یا نہیں۔ پہلے اس سے دریافت کر لینا چاہئے کہ کس ضرورت کے لئے وہ پیسے لیتا ہے۔ مثلاً وہ خربوزے لینا چاہتا ہے۔ یا آم خریدنا چاہتا ہے یا کیا۔ اور پھر اس بات کی تحقیق کر لینی چاہئے کہ بتائی ہوئی ضرورت کے مطابق اس نے چیز لی بھی ہے یا نہیں۔ اگر اس طرح نگرانی کی جائے تو بچے آوارگی سے بچ جائیں گے اور ان کے پاس آوارہ اور بد عادات کے لڑکے جمع نہ ہو سکیں گے۔

ایک نقص بچوں کے اخلاق کو بگاڑنے والا غربت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور وہ اس طرح کہ ایسے ماں باپ بعض دفعہ خود حریص ہوتے ہیں وہ کوئی چیز لاتے ہیں تو خود کھا لیتے ہیں اور بچے کو نہیں دیتے۔ اس لئے بچہ گھر سے چوری چیز نکال کر کھانے کا عادی ہو جاتا ہے۔ اور پھر آہستہ آہستہ باہر کی بھی چوری کرنے لگ جاتا ہے۔ اس طرح اس کے اخلاق خراب ہو جاتے ہیں اور وہ آوارہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے ماں باپ کو چاہئے کہ اگر کوئی چیز گھر میں آئے تو پہلے بچوں کو دیں پھر آپ کھائیں۔

دوسرا نقص جو اس غربت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے وہ اس طرح کہ بعض ماں باپ ایسا تو نہیں کرتے چیز خود کھالیں اور بچے کو نہ دیں۔ لیکن جب بچے کے دل میں کسی چیز کی خواہش پیدا ہوتی ہے اور وہ خود نہیں خرید سکتے تو دوسروں سے مانگ کر کہ ہمارے بچے کا بھی دل کر رہا ہے۔ اس طرح وہ دے دیتے ہیں۔ مگر اس طریق سے بجائے اس کے کہ بچہ کی خواہشات کو ماریں۔ اور بھی اس کی خواہشات کو ابھارتے ہیں۔ حالانکہ اگر بچے کو سمجھایا جائے کہ بچہ ہم غریب ہیں ہم یہ چیز نہیں خرید سکتے تو بچے جیسا صابر بھی کوئی نہیں۔ وہ اتنا کہہ دینے سے بھی خوش ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر اپنے پاس کچھ نہیں اور بچے کی خواہش کو دوسرے سے چیز لے کر پوری کریں گے تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ بچے کے اندر صبر اور قناعت کا مادہ نہیں پیدا ہو گا۔ اور اس کی حرص بہت بڑھ جائے گی۔

پس غرباء کو چاہئے کہ وہ اپنے بچوں کی خواہشات کو ابھاریں نہیں بلکہ ان کو مارنے کی کوشش کریں۔ تا ان کے اندر صبر اور قناعت کا مادہ پیدا ہو۔

پھر ایسے مقامات پر بچے کو کھڑا نہیں رہنا دینا چاہئے جہاں امرا اچھی اچھی چیزیں کھا رہے ہوں۔ بچوں کو ہی ایسے مقامات پر کھڑا ہونے سے نہیں روکنا چاہئے۔ بلکہ بڑوں کو بھی یہی حکم ہے۔ کہ جو چیز تمہارے پاس نہیں اگر وہ دوسروں کے پاس ہے تو اس کو دیکھنا بھی گناہ ہے۔ کیونکہ اس سے خواہش بد پیدا ہو گی۔ بعض غریب آدمی اپنے بچوں کو ایسے مقامات پر کہ جہاں امراء لوگ کھاتے پیتے ہوں کھڑے ہونے اور دیکھنے سے نہیں روکتے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس چیز کی ان کے اندر حرص پیدا ہوتی ہے۔ اور جب ان کی حرص پوری نہیں ہوتی تو پھر کسی نہ کسی طرح اس چیز کے حاصل کرنے کی بے جا کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے ماں باپ کا فرض ہونا چاہئے کہ وہ بچوں کو ایسی جگہ سے روکیں اور وہاں ان

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

اگرچہ تصویر ہے تو مدھم لیکن نہایت اہم اور کچھ ایسی مدھم بھی نہیں۔ چہرے صاف نظر آ رہے ہیں اور یہ بھی پتہ چل رہا ہے کہ ہمارے سب کے دوست اور سب کے ہمدرد محترم بشارت احمد صاحب بشیر جو عام طور پر بشارت سندھی کے نام سے مشہور تھے۔ ایک یورپین نوجوان کو دینی اسباق دے رہے ہیں۔ یہ تصویر وکالت تعلیم تحریک جدید کے دفتر کے سامنے کھلی جگہ پر لی گئی تھی۔ جس نوجوان کو دینی اسباق دئے جا رہے ہیں ان کا نام تھا مسٹر ابراھیم۔ اور وہ ڈنمارک سے تشریف لائے تھے۔ بیرونی ممالک کے احمدی نوجوان احمدیت میں داخلے کے اوائل ایام میں جب پاکستان تشریف لایا کرتے تھے تو عام طور پر انہیں مزید دینی تعلیم کے حصول کے لئے وکالت تعلیم کے ساتھ منسلک کر دیا جاتا تھا۔ مسٹر ابراہیم بھی اسی طرح وکالت تعلیم کے ساتھ منسلک ہوئے۔ لیکن مکرم بشارت احمد بشیر صاحب جو ان دنوں جامعہ میں تدریس کا فریضہ سرانجام دیتے تھے۔ نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ انہیں چند ایک ابتدائی اسباق وہ خود دیں گے۔ چنانچہ ان کی اس خواہش کے پیش نظر وکالت تعلیم کے دفتر کے سامنے باہر کھلی جگہ پر بعض دیگر دوستوں کے ہمراہ اس نوجوان کے تعلیمی کورس کا آغاز کر دیا گیا۔

مکرم بشارت احمد صاحب بشیر نے ایک لمبے عرصے تک مغربی افریقہ میں نائیجیریا غانا اور سیرالیون میں دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دیا تھا۔ سب سے پہلے وہ نائیجیریا گئے تھے وہاں زیادہ تر تو قیام نہیں کیا لیکن جتنے دن بھی رہے بچوں کی تعلیم کا انتظام ان کے سپرد رہا اور انہوں نے بچوں کو بیت الاحمدیہ میں بعض عربی کی نظمیں بھی یاد کرائیں۔ ایک نظم جو بچوں کو خاص طور پر اچھی بھی لگی یہ تھی کہ دیکی دیکی اَنتَ صِدیقِی انہیں پڑھانے کا ڈھب بھی آتا تھا اور پڑھانے کے لئے ان کے پاس مواد بھی کافی تھا۔ انگریزی زبان پر دسترس حاصل تھی اور عربی زبان میں تو انہوں نے فاضل کا درجہ پاس کیا ہوا تھا۔ اس کے بعد وہ غانا تشریف لے گئے اور غانا کے بعد سیرالیون۔ جب میں ایک دفعہ سیرالیون گیا تو مجھ سے ربوہ میں کہنے لگے۔ تم سیرالیون جا رہے ہو وہاں جا کر میرے لگائے ہوئے بُوٹے بھی دیکھنا۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ محترم بشارت صاحب اپنے فرائض کی انجام دہی میں بڑی حوصلہ مندی کے ساتھ Ini tiative لیتے تھے۔ اور اس Ini tiative پر محترم صاجزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے ساتھ ذاتی واقفیت اور تعلقات کی بناء پر اپنی بات جلدی منوا بھی لیتے تھے۔ بات بھی ان کی مفید اور درست ہوتی تھی۔ اور کہنے کا انداز بھی بہتر۔ چنانچہ ان کی بات مانی جاتی۔ انہوں نے سکول بھی کھولے۔ مشن بھی قائم کئے اور عمارتیں بھی بنوائیں۔ ان کے بنائے ہوئے احمدیہ مشن فری ٹاؤن میں مجھے بھی تقریباً چار سال رہائش پذیر ہونے کا موقعہ ملا۔ ربوہ میں ایک لمبے عرصے تک انہوں نے نائب وکیل التبشیر کے فرائض سرانجام دیئے۔ محترم صاجزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا اعتماد انہیں حاصل تھا اور اس اعتماد کی وجہ سے وہ کام زیادہ حوصلہ مندی کے ساتھ کر سکتے تھے۔ اگرچہ کہا جا سکتا ہے کہ بعض اوقات وہ اپنی حدود سے آگے بھی بڑھ جاتے تھے۔ لیکن ایسا اس لئے ممکن ہوتا تھا کہ ان کے سب سے تعلقات اچھے تھے۔ سب سے اپنی بات منوا لیتے تھے۔ انہیں اپنے اوپر اتنا اعتماد تھا کہ وہ جانتے تھے کہ جس سے میں دوستی کرتا ہوں اور جو کچھ اسے کہتا ہوں وہ میری دوستی کا پاس کرتے ہوئے میری بات مان لیتا ہے۔ جب جامعہ احمدیہ میں انہیں منتقل کیا گیا تو ان کے علمی جوہر پہلے سے زیادہ کھل کر سامنے آنے لگے۔ تحقیق انہیں بہت پسندیدہ تھی اور وہ اپنا سارا وقت تحقیق میں گزارتے تھے۔ کبھی کسی موضوع پر کبھی کسی موضوع پر اور عام طور پر وہ اپنے دوستوں کو جن میں شامل ہونے کا مجھے بھی فخر حاصل ہے اپنی رہائش گاہ پر بلا کر چائے کی پیالی پر اپنی تحقیق کا ذکر کرتے۔ اور یہ بھی بتاتے کہ اس تحقیق کا کتنا حصہ انہوں نے امام جماعت الرابع (ہماری دعائیں آپ کے لئے) کی خدمت میں پیش کر دیا ہے اور حضرت صاحب نے اس سلسلے میں کیا کچھ فرمایا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دن حضرت مولانا قاضی محمد نذیر صاحب' حضرت مولانا ابو العطاء صاحب اور خاکسار کو وہ اپنی رہائش گاہ پر لے گئے بڑی پر تکلف چائے پیش کر کے جب انہوں نے اپنی تحقیق پیش کرنی شروع کی تو حضرت قاضی محمد نذیر صاحب نے فرمایا کہ یہ چائے کی قیمت وصول کر رہے ہو۔ یہ ایک مذاحیہ بات تھی لیکن وہ اکثر ایسا کیا کرتے تھے۔ اس میں دوستی کا رنگ بھی جھلک رہا تھا اور تحقیق کو آگے بڑھانے کی خواہش کا بھی اظہار ہوتا تھا۔ انہیں اس بات کا شوق تھا کہ وہ ازمنہ گذشتہ کے متعلق باتوں کی تحقیق کر کے نئے زاویوں سے انہیں پیش کریں۔ چانچہ انہوں نے کئی مضامین بھی لکھے جو ریویو آف ریلیجنز میں شائع ہوئے۔ اس کے علاوہ آپ کو تصنیف کا بھی شوق تھا اگرچہ بہت زیادہ تصنیف تو نہ کر سکے لیکن ان کی ایک تصنیف جس کا تعلق احادیث سے ہے بڑی مقبول ہوئی مغربی افریقہ میں خاص طور پر اس کو بڑی مقبولیت حاصل ہوئی اور اس کے غالباً کئی ایڈیشن بھی شائع ہوئے اور اس کے علاوہ سیرالیون میں قیام کے دوران آپ نے بچوں کے لئے ایک عربی زبان میں کتاب بھی تالیف کی جو غالباً شام سے چھپوائی گئی تھی یہ کتاب وہاں کے لوگوں کے نصاب میں شامل تھی۔

تدریس کے شوق نے ان کے طرز تدریس کو جلاء بخش دی تھی۔ اور ان کے شاگرد ہمیشہ ان کی مدح میں رطب اللسان رہتے تھے۔ مسٹر ابراہیم آف ڈنمارک بھی ان سے اتنے متاثر ہوئے کہ واپس جانے کے بعد بھی وہ ان سے خط و کتابت کرتے رہے اور کہا جاتا ہے کہ بعض دفعہ خط و کتابت میں وہ اپنے دینی مسائل بھی پیش کرتے تھے جن کے متعلق ان کی خواہش ہوتی تھی کہ مکرم بشارت صاحب جواب دیں۔ کیونکہ انہیں اس بات کا یقین تھا کہ بشارت صاحب کی بات ان کی سمجھ میں زیادہ آسانی سے آ جائے گی۔ خدا جانے وہ اور کس کس سے متاثر تھے لیکن بشارت بشیر صاحب تو اس بات کا اکثر اظہار کرتے تھے۔ اس لئے ہمیں یہ پتہ ہے کہ وہ ان سے تو متاثر تھے ہی۔

تصویر میں سات آٹھ اور افراد بھی موجود ہیں۔ اگرچہ میں ان میں سے کسی کو نہیں جانتا لیکن ان کے چہروں سے صاف پتہ چلتا ہے کہ وہ بشارت صاحب کی تدریس سے خود بھی مطمئن نظر آتے ہیں۔ بشارت صاحب کو مغربی افریقہ میں رہنے کی وجہ سے اور وہاں دعوت الی اللہ میں کامیابی کے باعث بات کرنے کا خوب ڈھنگ آ گیا تھا۔ اب مکرم بشات احمد صاحب بشیر سندھی ہم میں نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کے درجات بلند فرماتا رہے اور ان کے نیک کاموں کے تسلسل کو جاری رکھے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

آپ کا خط ملا

مکرمی' معظمی و محترمی مولانا ابو الاقبال ابن العطاء ن۔ س۔ صاحب

امید ہے بفضل تعالیٰ بخریت ہوں گے۔ شدید خواہش کے باوجود آپ کے ارشاد (متعدد بار) کی تعمیل سے قاصر رہا۔ دراصل ایک سال سے نظر دن بدن کمزوری کی طرف مائل ہے۔ لکھنے پڑھنے سے احتراز ہی کرتا ہوں۔ آپ کو تو اپنے مقام کے لحاظ سے جنرل نسیم صاحب جیسے ماہر امراض چشم میسر آ گئے۔ ایک غیر معروف و کم مائیگی کے حامل کو ایسی سہولت کہاں نصیب۔؟ پرسوں شدت سے خیال آیا کہ دنیاوی پریشانیاں و رکاوٹیں تو تا دم چلتی ہی رہیں گی کیوں نہ ہمت کر کے کچھ لکھ دیا جائے اور تعمیل ارشاد کی ابتداء ہو جائے۔

آنمکرم نے ۱۵۔ نومبر کے روزنامہ الفضل میں خسر محترم حضرت ماسٹر محمد شفیع اسلم صاحب سے اپنے تعلقات و حالات قلمبند فرمائے۔ وہ آپ کا ہی حصہ ہے۔ ایک دو باتوں کی وضاحت اپنے علم کے مطابق کر دینا چاہتا ہوں۔ قادیان دار الفضل کے جس مکان میں حضرت خسر محترم رہائش رکھتے تھے وہ آپ کے خسر محترم حضرت منشی عبد الخالق صاحب نے اپنی بیٹی کو دے دیا تھا۔ خاکسار کی خوشدامن محترمہ زینب بیگم صاحبہ جو اکتوبر ۱۹۹۳ء میں وفات پا گئی تھی۔ ۲۔ حضرت ماسٹر صاحب کی وفات ۱۹۷۶ء میں آپ کے سامنے والے مکان میں ہوئی تھی۔ دار الرحمت شرقی والا مکان آپ کی وفات کے دو سال بعد آپ کے بیٹے خلیل احمد اسلم نے تعمیر کیا۔ آپ کی تصنیف کردہ کتب میں سے ایک "بچوں کی تربیت" بھی ہے جو اس وقت دو صوبوں کے محکمہ تعلیم کی منظور شدہ تھی۔ غالباً ایک نسخہ میرے پاس موجود ہے۔ "کار زار شدھی" کا ایک ہی قلمی نسخہ پڑا تھا جو چند سال قبل عزیزم ادریس احمد اسلم ابن برادرم یونس احمد اسلم قادیان لے گئے تھے ان سے مکرم ملک صلاح الدین صاحب نے لیا اور وہاں سے کسی نے اڑا لیا اب کہیں مل نہیں رہا۔ براہ کرم بذریعہ روزنامہ الفضل اعلان کروا دیں کہ کسی دوست کے پاس پرانا نسخہ پڑا ہو تو عارضی طور پر دیدیں اس کی فوٹو سٹیٹ کروا کر واپس کر دی جائے گی۔

آپ کی نظموں کا مجموعہ ترانہ اسلم" کے نام سے خاکسار سے دستیاب ہے۔ برادرم یونس احمد اسلم کا بھی آپ نے ذکر فرمایا ہے۔ بہت ہی پیارے وجود تھے۔ ان کی یاد پر عجیب سی کیفیت کی لہر بدن میں اٹھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ دونوں نیک پیارے وجودوں کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (اے اللہ تو ایسا ہی کر)

چند سطور لکھنے میں کافی دقت پیش آئی ہے۔ قبول فرمائیں۔ آئندہ کبھی باللہ التوفیق مزید تحریر کی کوشش کروں گا۔

آپ کا نیازمند
عبد السمیع حسنی ایڈووکیٹ
۲/۱۸ دار الرحمت وسطی ربوہ
۲۸/ صلح ۷۴ ۱۳ ہش۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان ٥٥٥ ٥ ٥٥٥ ٥ ٥٥٥

ڈاکٹر عبدالخالق خالد

مکرم جمال احمد ملک

عزیز جمال احمد ملک ۲۴ دسمبر بعمر ۲۱ سال عین عالم شباب میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ آپ ۱۲ نومبر ۱۹۷۳ء کو شیخوپورہ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد محترم رشید احمد ملک مسقط میں بطور انجنیئر کام کرتے تھے اپنی جماعت کے امیر بھی تھے۔ اس طرح جمال احمد ملک نے ابتدائی تعلیم اپنے والد صاحب کے پاس مسقط میں حاصل کی۔ ۱۹۸۷ء میں ان کے والد محترم اپنے پیشہ ورانہ فرائض کی ادائیگی کے دوران سر پر شدید چوٹ لگنے کے باعث وفات پا گئے۔ ان کی وفات پر حضرت صاحب نے ان کی جماعتی خدمات پر خراج تحسین پیش کیا۔ ان کے والد محترم کو حادثہ ۲۴ دسمبر ۱۹۸۷ء کو پیش آیا اور باوجود تمام طبی سہولتوں کی فراہمی کے جانبر نہ ہو سکے اور بیالس کی عمر میں اللہ تعالیٰ کو جا ملے اور ٹھیک سات سال بعد ۲۴ دسمبر ۱۹۹۴ء کو جمال احمد ملک کو حادثہ پیش آیا۔ اور اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ والد محترم کی وفات کے بعد بچے اپنی والدہ محترمہ امتہ العلیم صاحبہ (حال صدر لجنہ اماء اللہ دارالعلوم غربی حلقہ صادق) کے ہمراہ اپنے وطن پاکستان شفٹ ہو گئے۔ والد نے اپنی زندگی میں ایک مکان اپنے اہل و عیال کے لئے دارالعلوم غربی میں تعمیر کیا تھا وہاں رہائش اختیار کر لی۔ عزیز جمال احمد ملک نے ایف۔ ایس سی۔ اور بی۔ ایس سی تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے پاس کی۔ کلاس میں اس کا شمار ذہین اور ہونہار طلبہ میں ہوتا تھا۔ اور وفات سے قبل وہ لاہور میں MBA ایم۔ بی۔ اے میں داخلہ کے لئے G.MAT ٹسٹ کی تیاری کر رہے تھے۔

مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۹۴ء کو وہ اپنے ایک دوست کے بھائی کی شادی میں شرکت کے لئے اپنے بعض ہم جماعت دوستوں کے ہمراہ لاہور سے "سمندر" نامی گاؤں گئے ہوئے تھے جو بھوانہ ضلع جھنگ کے قریب واقع ہے۔ وہاں سے اس روز دن کے سوا بارہ بجے شوقیہ گھوڑ سواری کے دوران گھوڑے سے گر گئے۔ سر پر شدید چوٹ آئی۔ ان کو زخمی حالت میں پہلے قریبی بھوانہ ہسپتال میں لے جایا گیا جنہوں نے ابتدائی طبی امداد دینے کے بعد ربوہ ہسپتال لے جانے کے لئے کہا۔ وہاں سے انہیں ایک کار کے ذریعہ فضل عمر ہسپتال ربوہ لایا گیا۔ ربوہ میں ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹر صاحبان نے چوٹ کی نوعیت کے اعتبار سے فوری طور پر الائیڈ ہسپتال فیصل آباد منتقل کرنے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ ساڑھے تین بجے سہ پہر ان کو فیصل آباد لایا گیا۔ خاکسار اس روز ایک جماعتی میٹنگ کے سلسلہ میں پہلے سے ہی فیصل آباد موجود تھا مجھے وہیں پر حادثہ کی اطلاع ملی فیصل آباد میں مکرم ولی محمد ساغر صاحب اور مکرم ڈاکٹر شمس الحق طیب صاحب سے مشورہ کیا گیا ان کو الائیڈ ہسپتال سے ایک قریبی ہسپتال ساحل ہسپتال میں منتقل کیا گیا۔ جہاں پر ان پر نیم بے ہوشی کی کیفیت طاری تھی۔ رات ۱۱ بجے کے بعد ان کی حالت اچانک تشویشناک ہو گئی اور ان پر مکمل بے ہوشی طاری ہو گئی رات دو بجے ان کو Brain Scanning برین سکیننگ کا انتظام کرنے کے بعد سکیننگ کے لئے لے جایا جا رہا تھا کہ حالت مزید بگڑ گئی اور اڑھائی بجے جمال احمد ملک اس دارفانی سے کوچ کر گئے۔

عزیز جمال احمد ملک بہت خوبیوں اور صلاحیتوں کے مالک تھے۔ ان کو چھوٹی عمر میں ہی خدام الاحمدیہ میں اہم خدمات کی توفیق ملی۔ وہ تین سال تک نائب مہتمم عمومی مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان رہے اس تین سال کے عرصہ میں انہیں ایک سال مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب کے ساتھ اور دو سال خاکسار کے ساتھ بطور نائب مہتمم عمومی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ اس کے علاوہ نائب مہتمم خدمت خلق کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ اس چھوٹی عمر میں ابتدائی نوجوانی کے دنوں میں ان کو تین چار سال مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان میں مرکزی سطح پر خدمات بجالانے کی توفیق ملنا ان کی صلاحیتوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ علاوہ ازیں ۱۹۹۲ء اور ۱۹۹۳ء جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر بھی مثالی اور معیاری خدمت کی توفیق پائی۔ دو سال بطور نائب ناظم خدمت خلق خاکسار کے ساتھ ڈیوٹی دیتے رہے۔ جہاں بھی ان کو خدمت کی توفیق ملتی اپنے رفقاء اور کام کرنے والوں کے ساتھ بہت محبت اور پیار کا رشتہ قائم کر لیتے اور پوری احساس ذمہ داری کے ساتھ کام کرتے۔ جو کام بھی ان کے سپرد کیا جاتا' خوب محنت کر کے اعلیٰ معیار کے ساتھ کرتے اور خدمت کرنے والوں کے ساتھ ذاتی تعلق استوار کرتے۔ جس جس کے ساتھ ان کو کام کرنے کا موقع ملا میں نے ان تمام احباب کو ان کے کردار اور خصوصیات میں رطب اللسان پایا۔ عزیز جمال نہایت پیار کرنے والا وجود تھا اس کی وفات پر اس کا اظہار یوں ہوا کہ اس کی وفات پر شدید سردی اور بارش کے باوجود جبکہ بیت مبارک میں مغرب عشاء کی نمازیں جمع ہو چکی تھیں۔ رات آٹھ بجے نماز جنازہ ہوئی تو کثیر تعداد میں لوگ شامل ہوئے اور بیت مبارک غمگساروں سے بھری ہوئی تھی۔ اس کے جنازہ اور تدفین کے وقت بے حد رقت آمیز مناظر دیکھنے میں آئے۔

عزیز جمال احمد ملک کی بعض خوبیاں تو بے مثال تھیں۔ جب بھی میں نے کبھی کسی کام کے لئے فون کیا ریسیور اٹھاتے ہی ہمیشہ پہلے سلام کرتے کبھی میں نے ان کے منہ سے ہیلو Hello کا لفظ نہیں سنا بلاشبہ یہ اس کی عظیم ماں کی شاندار تربیت کا مظاہرہ تھا پھر کہتا جی ڈاکٹر صاحب "میرے لائق کوئی خدمت" ہمیشہ جماعتی خدمت پر کمربستہ رہتا۔ جب بھی انہیں کسی خدمت کے لئے بلایا گیا' بلاتوقف بلا پوچھے کہ کیا کام ہے اور کتنا وقت درکار ہو گا وہ حاضر ہو جاتے۔ ہاں کبھی یہ ضرور پوچھتے کہ سائیکل پر آؤں یا گاڑی پر آؤں۔ جب سائیکل کا کہا تو سائیکل پر چند منٹوں میں حاضر ہو جاتے اور جب گاڑی پر آنے کو کے لئے کہا جاتا تو گاڑی پر آ جاتے۔ عمومی ڈیوٹیز کے دوران رات ہو یا دن جب اور جس وقت بلایا جاتا وہ بلاتردد اور بلاتوقف چلا آیا۔ عام طور پر وقت' بے وقت بلانے پر نوجوان کوئی نہ کوئی سوال یا استفسار ضرور کرتے ہیں لیکن بلاشبہ یہ اس کی بہت بڑی خوبی تھی۔ اپنی مرکزی ڈیوٹی کے علاوہ محلہ میں بھی پوری مستعدی کے ساتھ ایک فعال خادم کے طور پر وقت گذارتے۔ اور ہمیشہ زعیم محلہ اور دیگر عہدیداران محلہ سے ازحد تعاون فرماتے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے پاس اپنی گاڑی کی سہولت موجود تھی۔ گھر میں اپنی والدہ کی خدمت جماعتی خدمت اور مخلوق خدا کی خدمت میں گاڑی کو خوب استعمال کیا۔ کسی مریض کو گاڑی کی ضرورت پیش آتی درخواست کرتا ضرور گاڑی مہیا کرتے۔ اسی طرح عزیز و اقارب دوست احباب کو جب بھی گاڑی کی ضرورت پیش آتی جمال کو ایک دفعہ کہنا کافی ہوتا۔ اس لحاظ سے غرباء اور ضرورت مند احباب کا بہت خیال رکھتے۔ کئی دفعہ ایسا ہوتا کہ اپنی گاڑی میں محلہ کے کسی غریب مریض کو لاتے اور کہتے ڈاکٹر صاحب آپ ان کو دیکھ کر نسخہ تجویز کر دیں میں ان کو ادویات خود مہیا کروں گا۔ ہسپتال یا کسی گھر میں مریض کی عیادت کے لئے جاتے تو محض رسمی یا زبانی عیادت نہ کرتے بلکہ کھانے پینے کی اشیاء اور پھل وغیرہ ساتھ لے کر جاتے۔ وفات سے چند دن قبل شادی کی ایک تقریب سے ہم فارغ ہو کر نکلے تو کہنے لگے کہ میں آپ کے ساتھ ہسپتال چلتا ہوں ایک مریض کی عیادت کرنی ہے۔ ہسپتال کے گیٹ کے قریب پہنچے تو کہنے لگے ڈاکٹر صاحب آپ چلیں میں پانچ منٹ میں آیا۔ فوری سائیکل پر بازار گئے وہاں سے پھل خرید کر لائے اور پھر مریض کی عیادت کے لئے ہسپتال آئے۔

عزیز جمال احمد ملک کی ایک خوبی تو ایسی ہے جو بے مثال ہے۔ ربوہ شہر کے اندر جب بھی گاڑی چلاتے بہت آہستہ چلاتے۔ ایک مرتبہ میں ان کے ساتھ گاڑی میں بیٹھا ہوا تھا اور میں نے محسوس کیا کہ گاڑی کی رفتار بہت کم ہے میں نے پوچھا کہ تم اتنی آہستہ گاڑی کیوں چلا رہے ہو۔ اس نے کہا ڈاکٹر صاحب ذرا گاڑی تیز ہو تو کتنی گرد پیدل چلنے والوں اور راہ گیروں پر پڑتی ہے اس طرح پیدل چلنے والوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے اس لئے میں شہر کے اندر گاڑی بہت آرام اور احتیاط سے چلاتا ہوں۔

کئی بار ایسا ہوا کہ راستہ میں جاتے ہوئے کسی بزرگ یا معذور کو دیکھا فوراً گاڑی روک کر اس کو سوار کرایا پہلے اس کو اس کی منزل تک پہنچایا اور پھر اپنے کام کی طرف روانہ ہوا۔ یہ بظاہر چھوٹے چھوٹے واقعات ہیں لیکن چھوٹی عمر میں نیکی اور خدمت کی راہوں پر اس طرح قدم مارنا کردار کی پختگی اور عظمت کی دلیل ہے اللہ تعالیٰ اس کی ان نیکیوں کو قبول فرمائے اور بے حد و حساب جزا دے۔ (آمین)

عزیز جمال احمد ملک نے میرے ساتھ کئی سال کام کیا۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے بے حد غیرت اور غیر معمولی جوش رکھتے تھے۔ نمایاں جماعتی خدمت اور قربانی کا جذبہ اپنے اندر رکھتے تھے۔ بچوں سے بے حد پیار کرتے اور بڑوں کا بہت ہی ادب کرتے۔ جن گھروں میں ان کا آنا جانا تھا ان کے چھوٹے بچے اب بھی معصوم انداز میں سوال کرتے ہیں جمال انکل نہیں آئے' جمال انکل کب آئیں گے۔ ان ننھے منے معصوم بچوں کو کیا معلوم کہ ان کے جمال انکل اب کبھی نہیں آئیں گے کیونکہ اب وہ اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو چکے ہیں۔ ان کو سوئمنگ بہت اچھی آتی تھی جب خود سوئمنگ کے لئے جاتے تو بچوں کو پکڑ کر سوئمنگ سکھاتے میں نے ایسے ہی ایک طفل کو ان کے جنازہ پر آبدیدہ دیکھا۔

عزیز جمال احمد ملک کی خداداد صفت یہ تھی کہ وہ اپنی ڈیوٹی کے دوران بہت پر اعتماد ہوتا تھا اور کوئی بھی کام پورے اعتماد کے ساتھ اس کے سپرد کیا جا سکتا تھا۔ خدمت دین کے دوران پاکستان کے مختلف شہروں میں جا کر بھی اسے خدمت بجالانے کا موقع ملا۔ گذشتہ دو سالوں سے وہ میرے ساتھ جلسہ سالانہ قادیان پر پندرہ یوم کے لئے ڈیوٹی دینے کے جاتا رہا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں بھی شاندار خدمت کی توفیق پائی۔ ہمہ وقت حاضر باش رہے اور اپنے فرائض کے دوران

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

ایران میں ڈش انٹینا پر پابندی

ایران کی پارلیمنٹ نے گذشتہ دنوں ایک ترمیمی بل کے ذریعہ سیٹلائٹ ڈش پر پابندی عائد کر دی ہے۔ اب یہ بل ملک کی مقتدر اعلیٰ اتھارٹی علماء کونسل کے سامنے آخری منظوری کے لئے پیش کیا جائے گا۔

پارلیمنٹ نے بل میں ایک شق کا اضافہ کیا جس میں کہا گیا ہے کہ اس قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں سے جو رقم جمع ہو گی وہ اس بل پر عمل در آمد کے اخراجات پورے کرنے کے لئے خرچ کی جائے گی تاکہ مغرب کی ثقافتی یلغار کو روکا جاسکے۔ رکن پارلیمنٹ علی مواحدی نے بل پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اب ہمیں اس بل پر تیزی سے عمل کرنا چاہئے کیونکہ یہ افواہ اڑ رہی ہے کہ گارڈین (کونسل) نے اس کی مخالفت کی ہے اور وہ ڈش انٹینا کو جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ گارڈین کونسل جو پارلیمنٹ کے منظور کردہ بلوں پر نظر ثانی کرتی ہے نے اس بل کی منظوری دی تھی مگر یہ کہا تھا کہ اس میں یہ بات واضح نہیں ہے کہ اس بل کے اخراجات کس طرح پورے کئے جائیں گے۔

☆ ○ ☆

روس سے سرد مہری

چیچنیا میں روس نے جو خونریزی کی ہے اس کے نتیجے میں کونسل آف یورپ کی اسمبلی نے روس کی رکنیت کی درخواست پر سرد مہری کا اظہار کیا ہے۔

اس اسمبلی میں روس کی چیچنیا میں مداخلت کے موضوع پر گرما گرم بحث ہو رہی ہے۔ روس کے انسانی حقوق کے پرچارک سرجی کو ولیف نے جو روس کی چیچنیا میں مداخلت کے سخت مخالف ہیں اور جنہوں نے حال ہی میں محصور شہر گروزنی کا دورہ کیا ہے کہ اس اسمبلی سے خطاب کریں گے۔ مسٹر کو ولیف نے حال ہی میں کہا تھا کہ روس کو اس وقت تک کونسل کا رکن نہ بنایا جائے جب تک یہ مسئلہ جاری ہے۔ کونسل کے سیکرٹری جنرل ڈینئل ٹارسکائی نے کہا کہ روس کی رکنیت کا سوال ابھی خارج از بحث ہے تاہم اس سال کے اختتام تک اس کے بارے میں کوئی فیصلہ ہو سکے گا۔ یاد رہے کہ اس سے قبل مئی میں روس کو رکنیت دیئے جانے کی توقع تھی۔

☆ ○ ☆

امریکہ کی برما کو وارننگ

امریکہ نے برما کو متنبہ کیا ہے کہ وہ باغیوں کے خلاف تشدد سے باز آجائے ورنہ وہ مزید الگ تھلگ ہو کر رہ جائے گا۔ وائٹ ہاؤس کے پریس سیکرٹری مائیکل میک کری نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ برما ان اپنی بار بار کی یقین دہانیوں پر عمل کرے جس میں اس مسئلے کے پرامن حل کی یقین دہانی کرائی جاتی تھی۔ اور نسلی اقلیتوں کے ساتھ اپنے اختلافات کو ہوا دینے کی بجائے ختم کرنے کی کوشش کرے۔

امریکہ نے یہ بھی کہا کہ مقبول جمہوری لیڈر مادم آنگ سان سوئی کو رہا کیا جائے۔ اور ضمیر کے دیگر قیدیوں کو بھی رہائی دی جائے۔

امریکہ نے تھائی لینڈ کے اس اعلان کا بھی خیر مقدم کیا ہے کہ وہ برما سے فرار ہونے والوں کو پرامن پناہ گاہ مہیا کرتا رہے گا۔

یہ بیان اس خبر کے بعد جاری کیا گیا ہے جس میں بتایا گیا کہ سرکاری فوجوں نے کیرن نیشنل یونین پر مشتمل حزب اختلاف کے پرانے ٹھکانے اور مضبوط مرکز مانر پلا پر قبضہ کر لیا ہے اور وہاں سے قریباً ٥ ہزار افراد نے ہجرت کر کے ہمسایہ تھائی لینڈ میں پناہ حاصل کی۔

مانر پلا ٤٦ سال سے جاری خانہ جنگی کے دوران باغیوں کے ایک مضبوط مرکز کے طور پر کام کر رہا تھا۔ ٤٦ سال سے جاری یہ تنازعہ دنیا کے قدیم ترین تنازعات میں شامل ہے۔

مسٹر میک کری نے کہا کہ حکومت اس علاقے میں انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیاں کر رہی ہے اور معاملے کو پرامن طور پر سلجھانے کی بجائے اس میں زیادہ پیچیدگیاں پیدا کر رہی ہے۔

☆ ○ ☆

شمالی کوریا کا لیڈر

عوام کے سامنے

شمالی کوریا کے لیڈر کم جانگ ال نے پیانگ یانگ میں ایک ڈانس شو میں شرکت کی۔ دو دن میں پبلک کے سامنے وہ دوسری دفعہ ظاہر ہوئے ہیں۔ یاد رہے کہ ملک کے اہم ترین مناصب پر ان کی تقرری کے بارے میں شکوک کا اظہار کیا جاتا رہا۔ کورین نیوز ایجنسی نے ایک بیان میں کہا کہ مسٹر کم جانگ ال کا عوام کے سامنے آنا بتاتا ہے کہ فوج اور عوام ایک ہیں۔ ڈانس کی تقریب کورین پیپلز آرمی نے منعقد کی تھی۔

پیانگ یانگ میں قائم شدہ اس سرکاری خبر رساں ایجنسی نے بتایا ہے کہ جب کم جانگ ال ہال کے ایک باکس میں عوام کے سامنے آئے تو عوام نے زبردست نعروں سے ان کا خیر مقدم کیا اور ہال خوشی و مسرت کے جذبات سے بھر گیا ٥٢ سال کم کے ساتھ نیشنل ڈیفنس کمیشن کے وائس چیئرمین بھی موجود تھے۔

مسٹر کم نے ١٩٩١ء میں آرمی کی سربراہی سنبھالی تھی وہ ملک کے صدر بھی ہیں اور اپنی پارٹی کے سربراہ بھی۔

☆ ○ ☆

یہودیوں کی آبادیاں

یا امن؟

اسرائیل یہودیوں کی آبادی چاہتا ہے یا امن چاہتا ہے فلسطینیوں اور اسرائیل کے درمیان بات چیت اسی نکتے کے گرد گھوم رہی ہے۔ پہلے یہودی کے آباد کار نے اپنی زمین فلسطینیوں سے حاصل کی تھی۔

یہودیوں کی ساتویں کانگرس سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر یا تزک اپسٹین نے سوال کیا کہ جن فلسطینی مزدوروں کو ہم نے بے دخل کر دیا ہے ان کا کیا بنے گا؟ بتایا گیا ہے کہ جب ١٩٤٨ء میں اسرائیل نے آزادی کا اعلان کیا تھا اس وقت یہودی صرف ٥% زمین کے مالک تھے جو انہوں فلسطینیوں سے حاصل کی تھیں۔ پہلی عرب اسرائیل جنگ کے بعد اسرائیل نے فلسطینیوں کے ٥٦% حصے پر قبضہ کیا اور اس کے بعد سے ٧٠% تک بڑھا دیا۔ سات لاکھ اسی ہزار فلسطینی ملک چھوڑنے پر مجبور ہو گئے۔ انہوں نے جو زمین چھوڑی اس پر پونے ساتھ لاکھ یہودی ترک وطن کر کے آباد ہو گئے۔ فی الحقیقت عربوں کی چھوڑی ہوئی زمینوں پر اس وقت ٣٥٠ سے ٣٧٠ کے قریب آبادیاں قائم ہیں۔

یہودیوں کی دلیل یہ ہے کہ فلسطینیوں نے اسرائیلی حکومت کی مخالفت کر کے وہاں پر رہنے کے حق کو ختم کر دیا ہے۔ اسرائیل نے قانون سازی کر کے عربوں کی چھوڑی ہوئی زمین پر یہودیوں کی آباد کاری کو جائز قرار دے دیا۔ بلکہ وہ زمینیں بھی ہتھیالیں جو فلسطینیوں کے قبضے میں تھیں۔

اس طرح سے مختلف حیلے بہانوں سے اسرائیل نے متعدد یہودیوں بستیاں آباد کر لیں۔ سوال یہ ہے کہ اب اسرائیل امن چاہتا ہے یا یہودی بستیاں۔ جب تک یہودی بستیوں کی آباد کاری کا سلسلہ بند نہیں ہوتا علاقے میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔

☆ ○ ☆

بقیہ صفحہ ٥

قادیان کے خدام سے بھی بہت محبت اور پیار کا رشتہ استوار کیا۔ پانچوں نماز کا التزام کرتے۔ قادیان جلسہ سالانہ کے موقع پر ٣١۔ دسمبر کو سال اختتام اور نئے سال کا آغاز بیت الدعا یا بیت مبارک قادیان میں دعاؤں اور نوافل کے ساتھ کرتے تھے۔

عزیز جمال کے والد جب فوت ہوئے تو اس کی عمر ١٢۔ سال تھی۔ گھر میں مالی کشائش بھی تھی۔ باپ کا سایہ نہ ہونا اور مال کی فراوانی ان دونوں باتوں نے اس کے کردار کو ذرا بھی میلا نہ ہونے دیا۔ ہمیشہ اچھے کردار کا مظاہرہ کیا۔ اچھی سوسائٹی کا انتخاب کیا۔ خاندان حضرت اقدس کے افراد سے گہری عقیدت اور محبت تھی کئی افراد خاندان حضرت بانی سلسلہ سے اس کو پیار کا گہرا تعلق حاصل تھا۔ اس کے علاوہ اس کی دوستی اور تعلق ہمیشہ ایسے لوگوں سے رہا جو جماعتی خدمت کرنے والے تھے۔ ہمیشہ عاجزی انکساری کے ساتھ پیش آتے۔ طبیعت میں فخر نام کو نہ تھا۔ چونکہ اس کے والد فوت ہو چکے تھے اس لئے وہ اپنی والدہ کا غیر معمولی خیال رکھتا تھا۔ گھر سے باہر جہاں بھی ہوتا والدہ کو فون کر کے بتاتا کہ فلاں جگہ ہوں اور اتنی دیر کے بعد آجاؤں گا اور ماں کی جان بھی جیسے جمال میں تھی ذرا دیر ہو جاتی یا اطلاع نہ ہوتی تو سخت فکر مند ہو جاتی اور فون کر کے پتہ کرتیں کہ جمال کہاں ہے۔ کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ کام کی مصروفیت کے دوران کھانے کا وقت ہو جاتا اس کو کھانا کھانے کی درخواست کی جاتی تو گھر فون کرنے کی اجازت مانگتا اور امی کو فون کرتا اور پھر بڑی محبت اور نرمی سے کہتا کہ امی نے میرا کھانا تیار کیا ہوا ہے اب میں چلتا ہوں۔

ہر کسی کی غمی خوشی میں شامل ہونا اس کی زندگی کا خاص وصف تھا جماعتی خدمت میں اور اللہ کی راہ میں جان دینے والوں کے جنازے جب بھی ربوہ آتے اور پچھلے کئی سالوں سے تو یہ سلسلہ جاری ہے' تو سب سے پیش پیش ہو کر خدمت کرنا۔ اظہار ہمدردی اور خدمت کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتا اور سخت غم' دکھ اور جوش کا اظہار کرتا۔ اللہ تعالیٰ اس کے تمام نیک جذبوں کو قبول فرمائے۔

جمال احمد ملک کی حرماں نصیب والدہ محترمہ امتہ العلیم صاحبہ خصوصی دعاؤں کی محتاج ہیں۔ ان کے والد محترم مکرم محمد سلیم صدیقی ٢٤۔ نومبر ١٩٦٨ء کو ایک حادثہ میں سر کی شدید چوٹ کے باعث ٤٧ سال کی عمر میں وفات پا گئے اور پھر ان کے خاوند مکرم رشید احمد ملک دسمبر ١٩٨٧ء کو ٤٢ سال کی عمر میں سر کی شدید چوٹ کے باعث ان کو داغ مفارقت دے گئے اور اب جواں سال بیٹا بھی سر کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شدید چوٹ کے باعث اللہ تعالیٰ کو پیارا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے جمال احمد ملک کی والدہ محترمہ کو صبر اور حوصلہ دے۔ جمال احمد ملک کی ایک ہمشیرہ ثمرہ احمد جامعہ نصرت گرلز کالج کی ذہین اور لائق طالبہ ہیں۔ چھوٹا بھائی بلال احمد ملک پانچویں جماعت میں پڑھتا ہے اور اس کی عمر ۱۰ سال ہے جمال ان سب سے بڑا تھا وہی سب کی نگہداشت کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ اب اس گھر کے ہر فرد کا خود ہی حافظ و ناصر ہو۔ اس سے بڑھ کر اور کون نگہداشت کرنے والا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ عزیز جمال احمد ملک نہایت ہی پیار کرنے والا وجود تھا بنی نوع انسان کا ہمدرد' سلسلہ کی خدمت میں ہمہ وقت کمربستہ' دینی غیرت اور جوش ایمانی سے معمور' نہایت ذہین' سمجھ دار' باکردار' ہونہار' خوبصورت اور خوب سیرت۔ ہر لحاظ سے اسم بامسمی تھا۔ اس کی چھوٹی عمر میں اتنی خوبیاں تھیں کہ بلاشبہ وہ موجودہ دور کے نوجوانوں کے لئے ایک مثال تھا۔

جملہ قارئین سے درخواست ہے کہ جہاں اس کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں وہاں اس کی غم زدہ والدہ کے لئے خاص طور پر صبر جمیل کی دعا کریں ان کا جواں سال حسین بیٹا اپنی بے شمار خوبیوں کے ساتھ ان سے رخصت ہو گیا۔ ان کے دل کی حالت کون جان سکتا ہے اور کون بیان کر سکتا ہے۔ مولا کریم ہی اپنی رحمت سے ان کے دل پر صبر کا مرہم رکھے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ عزیز کے درجات بلند کرے اور اپنے مقربین میں جگہ دے۔ (آمین)۔

بقیہ صفحہ ۳

کو کھڑا نہ ہونے دیں اور ایسی حالت میں کسی کا کچھ دیکھنا بھی عیب ہے جس سے لالچ اور حرص پیدا ہوتی ہے۔ جو بچوں کی آوارگی کا موجب ہوتی ہے۔ غرض والدین اپنے بچوں کی تربیت کے لئے اگر ان باتوں کی احتیاط رکھیں تو ان کے اخلاق کی درستی میں بہت کچھ تقویت پیدا ہو سکتی ہے۔

بقیہ صفحہ ۱

اپنے تئیں خدا تعالیٰ کے رحم پر چھوڑتے ہیں اور اپنے اعمال کو کچھ بھی چیز نہیں سمجھتے اور کوئی دعویٰ نہیں کرتے کہ ہمارا کوئی حق ہے یا ہم کوئی حق بجالائے ہیں۔ کیونکہ در حقیقت نیک وہی ہے جس کی توفیق سے کوئی انسان نیکی کر سکتا ہے اور وہ صرف خدا ہے۔ پس انسان کسی اپنی ذاتی لیاقت اور ہنر کی وجہ سے خدا تعالیٰ سے انصاف کا مطالبہ ہرگز نہیں کر سکتا۔ قرآن شریف کی رو سے خدا کے کام

سب مالکانہ ہیں۔" روحانی خزائن جلد ۲۳ ص ۲۳)

دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو حقیقی عرفان عطا کرے تاکہ ہم عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے اللہ کے پیار اور اس کی رضا کو حاصل کرنے والے ہوں۔

(از خطبہ ۲۱- اکتوبر ۱۹۷۷ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر ۲۹۸۸۹ میں امتہ الحفیظ بنت محمد یوسف صاحب بھٹی قوم اعوان بھٹی پیشہ تدریس عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چکوال ضلع چکوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۸-۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ مکان برقبہ ۶ مرلہ واقع احمدیہ محلہ چکوال مالیتی ڈیڑھ لاکھ روپے۔ ۲۔ طلائی زیورات نصف تولہ مالیتی ڈیڑھ ہزار روپے۔ ۳۔ سلائی مشین مالیتی دو ہزار روپے۔ کل جائیداد مالیتی ایک لاکھ ۵۳ ہزار پانچ صد روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ دو ہزار روپے ماہوار بصورت تدریس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الحفیظ بیت السکینہ احمدیہ محلہ چکوال گواہ شد نمبر ۱ ملک نذیر احمد پنوال روڈ چکوال گواہ شد نمبر ۲ مبارک احمد محلہ احمدیہ چکوال۔

سیکرٹریان واقفین نو متوجہ ہوں

○ جن بچوں کا حوالہ نمبر A سے شروع ہوتا ہے ان کے والدین وکالت کو اطلاع دیں کہ انہوں نے بچے کو وقف کرنے کا ارادہ بچے کی پیدائش سے قبل کیا تھا یا بعد از پیدائش؟

(از وکالت وقف نو)

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ مکرم محمد شریف صاحب گھمن (کارکن دارالضیافت ربوہ) ابن مکرم حمید احمد صاحب گھمن آف چک 347/TDA ضلع لیہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ رضیہ خانم صاحبہ بنت مکرم ماسٹر رحیم بخش صاحب بلوچ آف شہر سلطان ضلع مظفر گڑھ سے پندرہ ہزار روپے حق مہر پر مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے مورخہ ۲۷۔ جنوری ۱۹۹۵ء کو بیت المبارک ربوہ میں پڑھا۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ ہر لحاظ سے جانبین کے لئے بہت مبارک فرمائے۔

○ مکرم خالد انور صاحب ابن مکرم ملک محمد انور خان صاحب لاہور کا نکاح ہمراہ عزیزہ فرہانہ سلیم صاحبہ بنت مکرم محمد سلیم صاحب آف اقبال ٹاؤن لاہور مکرم محمد یونس صاحب مربی سلسلہ ماڈل ٹاؤن لاہور نے مورخہ ۹۵-۱-۲۷ کو بعوض حق مہر مبلغ ۵۰۰۰۰ روپے پر شادی ہال اقبال ٹاؤن لاہور میں پڑھا۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت بابرکت فرمائے۔

○ مکرم ملک ناصر احمد صاحب قمر ابن مکرم حافظ غلام محی الدین صاحب واقف زندگی بوچھال کلاں ضلع چکوال کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ شگفتہ ناصر صاحبہ دختر مکرم محمد صدیق صاحب راجپوت بھٹی بھون ضلع چکوال بعوض حق مہر مبلغ ستائیس ہزار روپے پر مکرم حافظ غلام محی الدین صاحب نے مورخہ ۹۵-۱-۲۷ کو پڑھا۔ بوقت رخصتی مکرم بابو نیک محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ بھون ضلع چکوال نے دعا کرائی۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت ہو۔

تقریب شادی

○ مکرم سید عبدالرحمان احمد صاحب کارکن وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ ابن مکرم سید عبدالشکور صاحب ظفر دارالرحمت وسطی ربوہ کا نکاح ۷۔ جنوری ۱۹۹۵ء ہمراہ محترمہ فرح ناہید صاحبہ بنت مکرم سید مشتاق احمد صاحب ہاشمی آف فیصل آباد مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر محترم چوہدری غلام دستگیر صاحب امیر ضلع فیصل آباد نے پڑھا۔ عزیز سید عبدالرحمان احمد صاحب محترم قاضی ظہور الدین صاحب اکمل کے چھوٹے بھائی محترم محمد نور الدین صاحب اجمل رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا پوتا ہے۔

اسی روز رخصتی ہوئی اگلے روز ۸۔ جنوری ۹۵ء کو ولیمہ کی تقریب ہوئی۔ دعوت کے اختتام پر محترم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

درخواست دعا

○ اکرام اللہ صاحب بھٹی ناصر آباد اسٹیٹ سندھ کے والد محترم برکت علی بھٹی باغبان ناصر آباد اسٹیٹ سندھ کو درخت سے گرنے کی وجہ سے بہت چوٹیں آئی ہیں ان کی مکمل صحت یابی کیلئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

○ عزیز مکرم خبیر احمد محمود ولد شیخ محمود احمد سعید صاحب حیدر آبادی (وفات یافتہ) کچھ دنوں سے بیمار چلا آرہا ہے۔ اس کی ریڑھ کی ہڈی بڑھ گئی ہے۔ اس وقت فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہے۔ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم شیخ محمود احمد سعید صاحب بھی بوجہ شوگر بیمار رہتی ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم منصور احمد صاحب باجوہ مربی سلسلہ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۹۴-۱۲-۳۰ کو بیٹے سے نوازا ہے نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے جس کا نام اطہر احمد رکھا گیا ہے۔ نومولود مکرم غلام احمد صاحب باجوہ کا پوتا اور مکرم محمد اسلم صاحب باجوہ کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک و خادم دین بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم ملک عنایت اللہ خان صاحب ولد مکرم ملک عباد اللہ صاحب ایڈووکیٹ آف جہلم ۷۸ سال کی عمر میں مورخہ ۲۶۔ جنوری ۱۹۹۵ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ جنازہ مکرم سہیل احمد صاحب نے اسی روز بعد نماز مغرب پڑھایا اور مقامی احمدیہ قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ ان کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ضرورت ہے

○ ایک صحت مند خاتون ترجیحاً اکیلی جو امریکہ جاکر بچوں کی دیکھ بھال اور گھر کے کام کاج میں مدد کر سکے۔ تین سال کے بعد واپسی کا کرایہ۔ رابطہ ڈاکٹر کوثر تسنیم کوثر میڈیکل سنٹر 5-B راشد منہاس روڈ راولپنڈی۔ ٹیلی فون 563471-581622

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 7- فروری-1995ء
بادل چھائے ہوئے ہیں
درجہ حرارت کم از کم 12 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 24 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ کراچی کی خونریزی میں غیر ملکی ہاتھ ہے۔ کشمیری عوام کے ساتھ یکجہتی کے روز خونریزی کرنے والوں کو معاف نہیں کیا جائے گا۔ صوبائی حکومت سختی کے ساتھ امن وامان قائم کرے اور مجرموں کو گرفتار کرکے کیفر کردار تک پہنچائے انہوں نے قیمتی جانوں کے نقصان پر دکھ کا اظہار کیا۔

○ وزیر داخلہ میجر جنرل ریٹائرڈ نصیر اللہ بابر نے کہا ہے کہ کراچی فائرنگ میں ملوث افراد منظر عام پر نہیں لاسکتے۔ بعض افراد پکڑ لئے گئے ہیں۔ تفصیلات مشتہر کرنے سے ان کے باقی ساتھیوں کی گرفتاری میں مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ یہ بھی پتہ چل گیا ہے کہ ان کا کہاں سے تعلق ہے اور ان کو کہاں تربیت دی گئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ مسجد پر فائرنگ کا واقعہ فرقہ واریت کا نتیجہ ہے۔ ہیروئن کے ۱۴بڑے سمگلروں میں سے ٦۔ امریکہ کے حوالے کر دیئے گئے ہیں۔ پاکستان معاہدے کے مطابق اس کا پابند ہے۔

○ پاکستان کے وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ امریکہ کی امداد کی معطلی سے پاکستان کی فوجی صلاحیت بری طرح متاثر ہوئی ہے۔ پریسلر ترمیم کے بعد ۱۹۹۰ء سے پاکستان کو کوئی اقتصادی وفوجی امداد نہیں ملی۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ دو بٹالین گروپوں کی صورت میں بوسنیا میں ۳۰۲۴پاکستانی فوجی بھیجے گئے ہیں۔

○ مسٹر غلام مصطفیٰ جتوئی جن کا نام تحریک عدم اعتماد کے پس پردہ سننے میں آرہا ہے۔ گرینڈ الائنس بنانے کے لئے پشاور پہنچ گئے اور وہاں پر انہوں نے خان عبدالولی خان' مولانا سمیع الحق اور بیگم نسیم ولی خان سے ملاقاتیں کیں۔ مسٹر جتوئی سڑک کے ذریعے اسلام آباد سے پشاور گئے اور بذریعہ طیارہ واپس آئے۔ انہوں نے اپنی ملاقاتوں میں تحریک عدم اعتماد کی تازہ صورت حال پر غور کیا۔

○ باوثوق ذرائع نے بتایا ہے کہ مسٹر غلام مصطفےٰ جتوئی نے تحریک عدم اعتماد کے لئے ہوم ورک مکمل کرلیا ہے۔ وہ چند روز میں کھل کر سامنے آجائیں گے۔ ان کی افطار پارٹیاں گرین سگنل کا کام دیں گی۔ نواز شریف اور ان کے ساتھیوں کی تائید وحمایت ضروری ہے لہٰذا وہ چند روز میں مسٹر نواز شریف سے ون ٹو ون ملاقات کریں گے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ کراچی جل رہا ہے اور حکومت سیاسی رہنماؤں کے تعاقب میں لگی ہوئی ہے۔ اب حکمرانوں اور ان کے حواریوں کو بھاگنے نہیں دیں گے۔ ملکی خزانے سے لوٹی ہوئی ایک ایک پائی کا حساب لیکر پیپلز پارٹی کو پاکستان کے قبرستان میں ہمیشہ کے لئے دفن کر دیا جائے گا۔ حکمرانوں کے دن گنے جاچکے ہیں۔ وہ لالہ موسیٰ گوجرانوالہ اور گکھڑ میں خطاب کر رہے تھے۔

○ بینکنگ کونسل نے اینٹی کرپشن کمیٹی کو نادہندگان کی معلومات فراہم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ وفاقی اینٹی کرپشن کمیٹی کے چیئرمین ملک محمد قاسم نے ایک پریس کانفرنس کو بتایا کہ بینکنگ کونسل کے طرف سے ان کو جواب موصول ہوا ہے کہ وفاقی وزارت خزانہ نے قرض نادہندگان کے سلسلے میں معلومات فراہم نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ کراچی میں گذشتہ روز کی فائرنگ اور ہلاکتوں پر تبصرہ کرتے ہوئے وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ سیاسی اور مذہبی راہنما ان واقعات سے حیرت اور الجھن کا شکار ہیں مختلف موقف رکھنے والے مذہبی راہنما ہلاکتوں کے لئے کسی تیسری قوت کو ذمے دار ٹھہرا رہے ہیں۔ جو کراچی میں بدامنی پھیلا کر موجودہ حکومت کو ختم کرنا چاہتی ہے۔

○ گوشت پر سیلز ٹیکس ختم کر دیا گیا۔ چینی مزید سستی کی جائے گی اقتصادی رابطہ کمیٹی کے اجلاس میں مہران بینک کو نیشنل بینک میں مدغم کرنے کی منظوری دے دی گئی۔ سرخ مرچیں درآمد کرلی گئی ہیں۔ کھلی مارکیٹ میں فروخت کی جائیں گی۔

○ سابق وزیر خزانہ سرتاج عزیز کو بیرون ملک جانے سے روک دیا گیا ہے پاسپورٹ ضبط کر لیا گیا۔ وہ کسی مقدمہ میں مطلوب نہیں ہیں۔

○ کراچی میں ملیر اور سعود آباد میں امام بارگاہ پر فائرنگ کی گئی جس سے دو افراد زخمی ہو گئے۔ کراچی وسطی کے دو علاقوں میں گذشتہ شب کی خونریزی کے بعد لیاقت آباد' ناظم آباد' گل بہار' نارتھ کراچی' نارتھ ناظم آباد' ملیر اور دیگر علاقوں میں ہنگامہ اور فائرنگ جاری رہی۔ کورنگی میں نامعلوم افراد کی فائرنگ سے ایم کیو ایم حقیقی کے ایک حامی ڈاکخانہ کلرک سمیت تین افراد ہلاک ہو گئے۔ کورنگی میں دہشت گردوں نے گھر میں گھس کر فائرنگ کر دی۔

○ آل پارٹیز حریت کانفرنس مقبوضہ کشمیر کے سربراہ میرواعظ عمر فاروق نے ۵۔ فروری کو پاکستان اور مقبوضہ کشمیر میں کامیاب ہڑتال کے بعد ۵۲۔ اسلامی ممالک میں کشمیر اور بوسنیا کے مسلمانوں کی حمایت میں مشترکہ ہڑتال کی اپیل کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی سربراہی کانفرنس کے ذریعے اس ہڑتال سے دنیا بھر کی آنکھیں کھل جائیں گی۔

○ ڈیڑھ لاکھ چیچن مہاجرین ہمسایہ اسلامی ریاست انگوشتیا پہنچ گئے ہیں۔ قحط کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ ۱۰۔ ہزار افراد ہر ہفتے روسی بمباری سے جان بچا کر بھاگ رہے ہیں۔ ان میں سے اکثریت انگوشتیا میں ڈیرے ڈال دیتی ہے۔

○ سعودی عرب میں عازمین حج کو طبی سہولتیں مقامی طور پر مہیا کی جائیں گی۔

ضرورت ہے

○ دفتر الفضل کو پرچہ تقسیم کرنے کے لئے دو(۲) کارکنوں کی فوری ضرورت ہے۔ تفصیلات بالمشافہ طے کی جائیں گی۔

(مینیجر)

انگریزی اخبار ڈان کے ۴ فروری ۹۵ء کے شمارہ میں ایم بی نقوی کہتے ہیں۔

حکومت پاکستان کسی اسلامی فرقے کی دوسرے کے مقابلے میں حمایت نہیں کر سکتی۔ اس کو ان اختلافات سے بالاتر ہو کر ان سے اونچے مقام پر رہنا ہوگا۔ اس کو تمام اسلامی فرقوں کو برابری کی سطح پر رکھنا ہوگا۔ یہی وہ ذریعہ ہے جس سے حکومت قائم رہ سکتی ہے اور امن وامان برقرار رکھ سکتی ہے۔

ضرورت کارکن

دواخانہ میں کام کرنے کے لئے ایک محنتی' سنجیدہ اور پڑھے لکھے کارکن کی ضرورت ہے۔ بالمشافہ آکر ملیں

حکیم محمد اسلم فاروقی دار العلاج رحمت بازار ربوہ

ہر قسم کے زیورات کا مرکز

انوار گولڈ سمتھ

اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ نزد الائیڈ بنک ربوہ

پروپرائیٹر: انوار احمد ولد ڈاکٹر عبد الغفور زاہد آف سرگودھا

ہر قسم کے فریج' فریزر' کوکنگ رینج' گیزر واشنگ مشین' اور سنگر سلائی مشین کے لئے

برکت علی الیکٹرانکس

شہناز پلازا۔ چاندنی چوک مری روڈ۔ راولپنڈی

فون : 420958

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ہمارا شعار

خدمت ○ دیانت

مکانات۔ پلاٹ۔ دوکانات ودیگر سکنی اور زرعی اراضی کی خرید وفروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب

چوہدری اسٹیٹ ایجنسی

کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

فون : 212379

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق

مطب حمید

۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ

فون: 254634

شدید ناقابل برداشت درد

PAINS CURATIVE SMELL پینز کیوریٹو سمیل

سے منٹوں میں ختم۔ آرام نہ آئے تو 24 گھنٹہ میں واپس

نوٹ: ہر قسم کی دواؤں کے استعمال کے دوران بھی سونگھی جا سکتی ہے۔ فی شیشی 20/= روپے اچھے ہومیوپیتھک ومیڈیکل سٹورز سے یا مع 10/- روپے ڈاک خرچ

کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ سے طلب کریں

فون 771 - 211283 (04524) فیکس 212299 (04524)